اقبال احمد اعظمی

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام اوزاعی دوسری صدی ہجری میں بلند پایہ فقیہی، محدث اور بڑے صاحب ورع و تقویٰ بزرگ تھے، اللہ کا ذکر، قرآن مجید کی تلاوت، طالبین کو حدیث سنانا اور قرآن و سنت سے مسائل کا استنباط کرنا اور خلق اللہ کو بتانا ان کا ہر وقت مشغلہ تھا۔ اہل دنیا سے بے نیاز اور اُن کے پاس آنے جانے سے پرہیز کرتے تھے۔ اور عباسی خلفاء کے دور میں بنو اُمیّہ کے خون کو جس طرح حلال اور سستا سمجھ لیا گیا تھا، اس سے سخت بیزار تھے۔ اور ہر ایسے موقع پر مسلمان کے خون کی حرمت کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرتے تھے۔

ایک دن خلیفہ ابو جعفر منصور نے انھیں اپنے دربار میں طلب کیا، امام سمجھے کہ شاید اب میرا وقت قریب آ گیا۔ لیکن بات اَور تھی، بہرحال دربار میں پہنچے، سلام کیا اور خود پوچھا کہ "امیر المومنین آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"مَیں آپ سے دین کی باتیں سیکھنا چاہتا ہوں"۔ منصور نے جواب دیا۔

"غور سے سنیئے اور جو کچھ میں عرض کروں اسے ہرگز نہ بھولیئے"۔ امام نے جواب دیا۔

"مَیں کیسے بھُول سکتا ہوں جب کہ آپ کو میں نے اسی غرض کے لیے تکلیف دی ہے۔" منصور نے عرض کیا۔ امام بہت خوش ہُوئے اور فرمایا کہ "مگر عمل بھی شرط ہے"۔ اور پھر وعظ شروع فرمایا۔

اے امیر المومنین! مجھ سے مکحول نے ابن بسر سے سُن کر یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جس بندہ کے پاس اللہ کی طرف سے اس کے دین کے بارے میں کوئی نصیحت آئی اور اس نے اسے شکر کے ساتھ قبول کیا تو وہ اللہ کی طرف سے اس بندہ پر نعمت ہے اور اگر اس نے اللہ کی اس نعمت کی قدر نہیں کی تو وہی نعمت اس کے خلاف حجت بن گئی جس کی وجہ سے اس کے گناہ میں اور اس کے اوپر اللہ کی ناراضی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔"

"اے امیر المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو حاکم اپنی رعیت پر ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی جنت حرام کردی ہے۔"

"اے امیر المومنین! جس نے حق کو گوارا نہ کیا اس نے (گویا) خدا سے بیزاری کی، بیشک اللہ حق مبین ہے۔"

"اے امیر المومنین! آپ پہلے تنہا اپنے نفس کے ذمہ دار اور جواب دہ تھے، پھر آپ دوسرے انسانوں پر حاکم ہوئے، جن میں سرخ و سیاہ، کافر اور مسلمان ہر طرح کے ہیں، اب آپ ان میں ہر ہر فرد کے ذمہ دار ہیں، اور ہر ایک شخص کا آپ کے عدل میں حصّہ ہے۔ سوچیے کہ اس دن آپ کس حال میں ہوں گے جب آپ کی رعیت کے سارے طبقے آپ کے پیچھے لگے ہوں گے اور ہر ایک آپ کے ظلم اور آپ کی سختیوں کا (جو اس کو آپ سے پہنچی ہیں) بدلہ آپ سے طلب کر رہا ہوگا۔"

"اے امیر المومنین! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مومنین پر مہربان اور اُن کے ہمدرد و غمخوار تھے آپ اُن کے اُوپر دروازہ بند نہیں فرماتے تھے۔ اُن کے آرام سے خوش اور اُن کی تکلیفوں سے رنجیدہ ہوتے تھے۔"

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بدوی سے نادانستگی میں اذیت پہنچی اور آپ نے اس سے اس کا بدلہ لے لیا۔ حضرت جبرئیل آپ کے پاس آئے اور عرض کیا۔ اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جبّار اور مستکبر بنا کر نہیں بھیجا ہے۔" آپ نے بدوی کو بلایا اور فرمایا کہ مجھ سے قصاص لو۔ وہ اس کے لیے آمادہ نہیں ہوا اور عرض کیا! یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے آپ کو معاف کیا، میں تو ایسا اس وقت بھی نہ کرتا جب میری جان پر بن آتی" تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دعائے خیر فرما کر رخصت کیا!

"اے امیر المومنین! اگر ملک آپ سے پہلے خلیفہ کے ہاتھ میں باقی رہتا تو آپ کو نہ ملتا۔ ایسے ہی آپ کے لیے بھی باقی نہیں رہے گا جیسا کہ آپ سے پہلے لوگوں کے لیے باقی نہیں رہا"۔

امیر المومنین! کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے دادا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اعمالنامہ سے متعلق اس آیت کے بارہ میں کیا کہا ہے۔

"ما لھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا"

(کیسی ہے یہ کتاب جس نے نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑی نہ بڑی، سب ہی کو سمیٹ لیا ہے)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صغیرہ (چھوٹی چیز) میں تبسم جیسی چیزیں شامل ہیں اور کبیرہ (بڑی چیز) میں ضحک یعنی آواز سے ہنسنا جیسی چیزیں شامل ہیں۔ پھر خیال فرمائیے کہ انسان جو کچھ ہاتھوں سے کرتا اور زبان سے کہتا ہے وہ اعمالنامہ میں کیسے درج نہ ہوگا۔

"اے امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی کھو کر مر جائے گا تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں بھی مجھ سے سوال کریں گے"۔

سوچیے کیا اللہ تعالیٰ آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال نہیں کریں گے جو آپ کی حکومت میں رہ کر آپ کے عدل و انصاف سے محروم رہے گا؟"

"امیر المومنین! کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے دادا نے اس آیت کا کیا مطلب بیان فرمایا ہے

"یا داؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوٰی"

(اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں (اپنا) خلیفہ بنایا، تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور (نفس کی) خواہش کی اتباع نہ کر)

انھوں نے فرمایا کہ آیت کا مقصد یہ ہے کہ اے داؤد جب فریقین تمہارے سامنے بیٹھیں ان میں کسی ایک کی طرف کسی وجہ سے تمہارے نفس کا میلان ہو تو تم اس کی بھی تمنا نہ کرو کہ کاش یہ شخص کامیاب

ہو جاتا، اگر تم ایسا کرو گے تو ہم دفتر نبوت سے تمہارا نام مٹا دیں گے، پھر نہ تم ہمارے خلیفہ رہو گے اور نہ تمہارے لیے کوئی عزت ہوگی ــ اے داؤد! ہم اپنے پیغمبروں کو اپنے بندوں کا نگران بنا کر بھیجتے ہیں، کہ وہ زیادتی کرنے والوں کو دباتے اور کمزوروں کو ان کا حق دلاتے ہیں۔

"اے امیر المومنین! آپ پر ایک ایسی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اگر اس کو آسمان وزمین اور پہاڑوں پر پیش کیا جاتا تو وہ اس کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیتے اور (اگر ان پر ڈال دیا جاتا) تو وہ اس کی وجہ سے پھٹ جاتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصار میں سے ایک کو صدقہ وصول کرنے کے لیے (کسی جگہ کا) عامل مقرر کیا، چند دنوں کے بعد دیکھا کہ وہ گھر ہی پر ہیں، فرمایا کہ "تمہیں اس کام سے کس چیز نے روکا؟ کیا تمھیں یہ معلوم نہیں کہ تمہارے لیے اس کام میں جہاد کرنے کا اجر ہے؟"

انصاری نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بندوں کے امور سے متعلق) ہر حاکم کو قیامت کے دن لا کر ایک ایسے پُل پر کھڑا کیا جائے گا جس کے نیچے آگ ہوگی، وہ پُل اس شخص کو ایک جھٹکا دے گا جس سے اس کے جسم کا جوڑ جوڑ الگ ہو جائے گا پھر اسے اپنی حالت پر لوٹا دیا جائے گا، اور اس کا حساب ہوگا۔ اب اگر وہ شخص اچھا ہے تو اپنی اچھائی کی بنا پر نجات پائے گا، اور اگر بُرا ہے تو پُل پھٹ جائے گا اور اس شخص کو لیے جہنم میں گر جائے گا۔ پھر وہ اس آگ میں ستر سال رہے گا۔

حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سُنی؟ انصاری نے کہا "حضرت ابو ذر و حضرت سلمان (رضی اللہ عنہما) سے" حضرت عمر رضہ نے ان دونوں سے دریافت کیا۔ انھوں نے بتایا کہ "ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سُنی ہے"۔ حضرت عمر رضہ چیخ اُٹھے "واعمراہ من یتولاھا بما فیھا"۔ (ہائے عمر! تیرا کیا انجام ہونے والا ہے! کون ہے جو اس خلافت کی ذمہ داری اپنے اُوپر لے)۔

خلیفہ ابو جعفر نے اپنا رومال اٹھا کر اپنے منہ پر رکھا اور دھاڑ مار کر رونے لگا۔ امام بھی رو پڑے۔

اور برابر فرماتے رہے۔

"اے امیرالمومنین! آپ کے دادا حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ اور طائف کی امارت مانگی تو آپؐ نے فرمایا:

اے عباس! اے نبی کے چچا! ایک زندہ نفس غیر محدود امارت سے بہتر ہے۔

پھر فرمایا۔ اے عباس! اور اے صفیہ! نبی کی پھوپھی! میں تمھیں اللہ کی طرف سے کچھ بھی مستغنی نہیں کر سکتا، تم جان لو کہ تمھیں تمھارا ہی عمل کام آئے گا اور مجھے میرا عمل۔"

"اے امیرالمومنین! سب سے سخت کام اللہ کے لیے حق پر قائم رہنا ہے، اور سب سے بڑی نیکی اللہ کے نزدیک تقویٰ ہے۔ جو شخص اللہ کی اطاعت کے راستہ سے عزت طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتے ہیں اور جو شخص اللہ کی معصیت کے راستہ سے عزت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دیتے اور گرا دیتے ہیں۔"

"یہ میری نصیحت ہے۔ والسلام علیک"

محمد بن مصعب کا بیان ہے کہ جب امام رخصت ہونے لگے تو خلیفہ ابوجعفر منصور نے کچھ نذرانہ پیش کرنا چاہا، امام نے اس کے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ "مجھے اس کی ضرورت نہیں میں اپنی نصیحت کو ساری دنیا کے خزانوں کے عوض بھی نہیں بیچ سکتا۔"

فقہ عمرؓ

شاہ ولی اللہ دہلوی کی تالیف "رسالہ در مذہب فاروق اعظم" کا اردو ترجمہ از ابویحییٰ امام خان نوشہروی۔ صفحات ۳۴۵ — ۴/۷۵ روپے۔

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ — لاہور